بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۸ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۶ محرم ۱۳۸۵ھ ۸ مئی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جماعت میں درحقیقت وہی داخل ہیں جو دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہیں

جو ایسے نہیں ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقوے اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر اگر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے، نہ ان کی نظر پاک ہے، نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے، اور نہ ان کے پَیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں، اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے تو وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۸ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب واہ (راولپنڈی) کے تربیتی دورہ اور سابق صوبہ سرحد کی مجالس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے آج صبح ۷ بجے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری، مکرم نسیم سیفی صاحب، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے بھی گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب اور آپ کے ہمراہیوں کا حافظ و ناصر ہو اور دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ آمین۔

— مکرم کمال یوسف صاحب مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد بخیریت سکنڈے نیویا پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۲۸ مارچ کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سکنڈے نیویا میں جانا آپ کے لئے سلسلہ کے لئے اور اس ملک کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ مکرم کمال یوسف صاحب اس سے پیشتر بھی سکنڈے نیویا میں فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

— ربوہ ۷ مئی۔ کل مورخہ ۸ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت وسطی میں جلسہ یوم والدین منعقد ہو رہا ہے۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے تقاریر فرمائیں گے۔ احباب اس جلسہ میں شرکت کر کے مستفید ہوں۔

(منتظم اطفال محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۵ء

رابطہ عالمِ اسلامی کا شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید

پیشتر اس کے کہ اصل موضوع کے متعلق لکھا جائے پہلے معلوم ہونا چاہیئے کہ "رابطہ عالم اسلامی" کیا ہے؟ یہ ایک انجمن ہے جس کا ہیڈ کوارٹر مدینہ منورہ ہے جس کی اعانت شاید سعودی حکومت بھی کرتی ہے پاکستان کے دین پسند اخبارات میں اس کا کافی تذکرہ ہوتا رہتا ہے اور خاص کر مودودی جماعت کے لوگ تو اس کے بڑے مدّاح ہی نہیں بلکہ مودودی صاحب کو اس تنظیم میں ایک خاص اثر بھی حاصل ہے۔ چنانچہ بطور مثال کے مودودی صاحب کے فرزند سید عمر فاروق کا ایک بیان جو انہوں نے اپنے والد صاحب کی بریّت ثابت کرنے کے لئے اخبارات میں شائع کروایا تھا اس کا ایک حوالہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے فہو ہذا

"والد ماجد نے رابطہ عالم اسلامی کی مجلس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ حکومت سعودی عرب سے درخواست کی جائے کہ پاکستان سے جن لوگوں کی خدمات سعودی حکومت حاصل کر رہی ہے ان میں قادیانی نہیں ہونے چاہئیں۔"

(شہاب ۲۹ مارچ ۶۴ء صفحہ ۲۱)

الغرض مودودی صاحب کا رابطہ عالم اسلامی سے خاص تعلق ہے۔ حوالہ مندرجہ بالا سے جہاں اس مجلس میں ان کا اثر و رسوخ بھی واضح ہوتا ہے وہاں مودودی صاحب کی جمہوریت پسندی بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں پیشِ نظر رکھنی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا جماعتِ احمدیہ پر اس وجہ سے بھی معترض ہیں کہ جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں خود مودودی صاحب نے احمدیت کے خلاف جو تحریریں شائع کی ہیں ان میں حیاتِ مسیح اور اس کے بجسدِ عنصری آسمان پر اٹھائے جانے اور دجّال کا مقابلہ کرنے کے لئے نزول من السماء پر زور دیا ہے اس کے برخلاف وفاتِ مسیح کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

مسیح کو مرنے دو تا کہ اسلام
زندہ ہو۔

آپؑ نے اپنی بیشتر تصنیفات میں وفاتِ مسیح پر قرآن کریم اناجیل اور تاریخ سے استدلال کیا ہے۔ چنانچہ آپؑ کے اس عقیدہ کی بناء پر اہل علم حضرات نے صرف کفر کے فتوے ہی نہیں لگائے بلکہ پچھلے دنوں مدینہ کے کسی غیر معروف عالم کا یہ فتوےٰ بھی "المنبر" نے شائع کیا تھا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کی حیات کے قائل نہیں وہ واجب القتل ہیں۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رکھ لیا جائے کہ المنبر کے ایڈیٹر صاحب بھی رابطہ عالم اسلامی کے مداحین میں سے ہیں۔ الغرض "رابطہ عالم اسلامی" کی مجلس ان لوگوں کے نزدیک بڑا اہم ادارہ ہے اور برصغیر ہند کے بعض اہلِ علم حضرات بھی اس کے ارکان میں شامل ہیں پاکستان سے مولوی مودودی صاحب اور ہندوستان سے مولوی علی حسن ندوی ہیں۔ یہ سب لوگ جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے مخالف ہیں اور ان اختلافی عقائد میں سے وفاتِ مسیح کا عقیدہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا
نے اس کو قبول نہیں کیا
لیکن خدا اسے قبول کرے گا
اور بڑے زور آور حملوں سے
اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

سو اللہ تعالےٰ کا یہ احسان ہے کہ "وفاتِ مسیح" کا عقیدہ بھی روز بروز تسلیم کیا جا رہا ہے اور ازہر یونیورسٹی کے بڑے بڑے اہل علم حضرات نے اس کو تسلیم کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمِ اسلام کا تمام تعلیم یافتہ طبقہ اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کو تسلیم کرتا چلا جا رہا ہے۔

حال ہی میں رابطہ عالم اسلام نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے اس میں وفاتِ مسیح کا کھلم کھلا اعتراف کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم ہفت روزہ "پیغام صلح" سے اصل۔ انگریزی ترجمہ اور اردو ترجمہ کسی دوسری جگہ نقل کرتے ہیں۔ یہاں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی ایک عبارت نقل کر دیتے ہیں:۔

"اگر کہو کہ کن آیات قرآن شریف سے قطعی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے تو میں نمونہ کے طور پر اس آیت کی طرف آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں جو قرآن شریف میں ہے یعنی یہ کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ الخ اس جگہ اگر توفّی کے معنی مع جسم عنصری آسمان پر اٹھانا تجویز کیا جائے تو یہ معنی تو بدیہی البطلان ہیں کیونکہ قرآن شریف کی انہی آیات سے ظاہر ہے کہ یہ سوال حضرت عیسےٰ سے قیامت کے دن ہوگا۔ پس اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے اس رفع جسمانی کی حالت میں ہی خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہو جائیں گے اور پھر کبھی نہیں مریں گے۔ کیونکہ قیامت کے بعد موت نہیں اور ایسا خیال بیداہت باطل ہے۔

علاوہ اس کے قیامت کے دن یہ جواب ان کا کہ اس روز سے کہ میں مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا گیا مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوا۔ یہ اس عقیدہ کی رو سے صریح دروغ بے فروغ ٹھہرتا ہے جبکہ یہ تجویز کیا جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ کیونکہ جو شخص دوبارہ دنیا میں آوے اور اپنی امت کی مشرکانہ حالت کو دیکھ لے بلکہ اُن سے لڑائیاں کرے اور ان کی صلیب توڑے اور خنزیر کو قتل کرے وہ کیونکر قیامت کے روز کہہ سکتا ہے کہ مجھے اپنی امت کی کچھ بھی خبر نہیں۔

اور خود یہ دعوےٰ کہ توفّی کا لفظ جب حضرت عیسیٰ کی نسبت قرآن شریف میں آتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ مع جسم آسمان پر اٹھائے جانا۔ مگر دوسروں کے لئے یہ معنی نہیں ہوتے۔ یہ دعوےٰ بھی عجیب دعوےٰ ہے گویا تمام دنیا کے لئے تو توفّی کے لفظ کے یہ معنی ہیں کہ قبض روح کرنا نہ قبض جسم۔ مگر حضرت عیسیٰ کے لئے خاص طور پر یہ معنی ہیں کہ مع جسم آسمان پر اٹھا لینا یہ معنی خوب ہیں جن سے ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی حصہ نہیں ملا۔ اور تمام مخلوقات میں سے حضرت عیسیٰ کے لئے ہی یہ معنی مخصوص ہیں۔ اور اس بات پر زور دینا کہ اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے یہ عجیب افتراء ہے جو سمجھ نہیں آتا۔ اگر اتفاق سے مراد صحابہ کا اتفاق ہے تو یہ ان پر تہمت ہے ان کی تو بلا کو بھی اس مستحدث عقیدہ کی خبر نہیں تھی کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آجائیں گے اور اگر ان کا یہ عقیدہ ہوتا تو اس آیت کے مضمون پر رو رو کر کیوں اتفاق کیا جاتا کہ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک انسان رسول تھے خدا تو نہیں تھے اور ان سے پہلے سب رسول دنیا سے گزر گئے ہیں پس اگر حضرت عیسیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تک دنیا سے نہیں گزرے تھے اور ان کو اس وقت تک ملک الموت چھو نہیں گیا تھا تو اس آیت کے سننے کے بعد کیونکر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ ہر ایک کو معلوم ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن تمام صحابہ کو مسجد نبوی میں پڑھ کر سنائی تھی جس دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی اور وہ پیر کا دن تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابھی دفن نہیں کئے گئے تھے اور عائشہ صدیقہ کے گھر میں آپؐ کی میت مطہّر تھی کہ شدتِ دردِ فراق کی وجہ سے بعض صحابہ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حقیقت میں فوت نہیں ہوئے بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر دنیا میں آئیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو خطرناک سمجھ کر اسی وقت تمام صحابہ کو جمع کیا اور اتفاق حسنہ سے اس دن کل صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ میں موجود تھے تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ مَیں نے سُنا ہے کہ بعض ہمارے دوست ایسا ایسا خیال کرتے ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا جو فوت نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف انسان رسول تھے خدا تو نہیں تھے۔ سو جیسے پہلے اس سے سب رسول فوت ہو چکے ہیں آپ بھی فوت ہو گئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱ تا ۳۳)

وفاتِ مسیح کا عقیدہ

قیامِ توحید کے لئے بہت ضروری ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

"مسیح کے بارے میں اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے۔ وہ توحید جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے اس کا نام تک اس میں نہیں رہا۔ صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا۔ پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شے ہے۔ سچا صحیح اور خدا کی مرضی کے موافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اگر وہ زندہ ہیں تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت جو بہت عزت کے قابل ہے یہ ہے کہ آپ اسے اموات میں یحییٰ کے پاس دیکھ آئے۔ اگر ان کی روح قبض نہیں ہوئی تھی۔ تو دوسرے عالم میں کیسے چلے گئے۔ قیام توحید کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اسے پورے یقین کے ساتھ نہیں مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہیں عیسائیت سے حصہ نہ لے لے۔ یا ایک دن عیسائی ہی نہ ہو جاوے۔ انسان اسی طرح مرتد ہوا کرتا ہے۔ کہ ایک ایک جزو چھوڑتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرے عقائد میں بہت اختلاف نہیں ہے۔ صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے بتلائی ہے کہ مسیح فوت ہو گیا ہے۔

جو لوگ اس بارہ میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں بجز اقوال کے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں کہ قرآن کے مخالف احادیث میں نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہاں من السماء نہیں لکھا کہ وہ ضرور آسمان سے ہی آوے گا۔ دوسرے احادیث تو منکو سے بھی بھری پڑی ہیں۔ نزول اصل میں اکرام اور اجلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ احادیث میں تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے۔ پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آویں گے قرآن شریف سے یہی ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح دوبارہ آوے گا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلمّا توفیتنی بتلا رہی ہے۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا نے اس بات پر ہی اکتفا نہیں کی کہ انسان کے صرف لا الٰہ الا اللہ منہ سے کہہ دینا ہی کافی ہو۔ ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی۔ ایک فقرہ ہی ہوتا۔ عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفّٰے پانی ہے۔ جس کے ذریعہ اس باغ کا قیام اور نشو ہوتا ہے۔ ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہو گا تو شیطان آکر تباہ کر دے گا۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی مذہب تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہؓ کا اجماع ہوا۔ حضرت عمرؓ وفات کے منکر تھے۔ اور وہ آپ کو زندہ ہی مانتے تھے۔ آخر ابو بکرؓ نے آکر ما محمّد الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت سنائی تو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ کو آپ کی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرامؓ کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اٹھ کر ابو بکرؓ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب نبی فوت ہو گئے۔ اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہوں۔ اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا۔ مگر غریب سے لے کر امیر تک سب مرتے ہیں۔ پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح ۴۲ کا اعتقاد مسلمانوں میں شامل ہوا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان میں ملتے گئے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب میں داخل ہو تو اپنے مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ حصہ نئے مذہب میں مل جاتا ہے۔ ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانوں میں پختہ ہو گیا۔ ہاں جن لوگوں نے ہمارا زمانہ نہیں پایا نہ اس مسئلہ پر انہوں نے بحث کی وہ تلک امة قد خلت کے مصداق ہوئے لیکن اب جو ہمارے مقابل پر آئے اور اتمام حجت ان پر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے۔ اگر ان لوگوں کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان میں رواج نہ پاتا۔ جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم ۳۶۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

عظیم الشان فتح

"اکثر مسلمانوں کے اس عام عقیدہ کی کہ خدا نے عیسٰے علیہ السلام کو بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا۔ قرآن میں کسی جگہ بھی کوئی سند نہیں ملتی"۔ (رابطہ عالم اسلامی مکہ معظمہ کا شائع کردہ انگریزی ترجمۃ القرآن)

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

المنبر لائلپور نے اپنی اشاعت ۱۹ اگست ۱۹۶۴ء میں مدینہ یونی ورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز استاذ حسن باز کا فتویٰ شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ جو شخص حیاتِ مسیح کا منکر ہے وہ کافر ہے اور اگر وہ اس خیال سے توبہ نہ کرے۔ تو ایسے شخص کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے۔ نیز توفی کے معنی موت لینا نہایت ضعیف اور مرجوح قول ہے۔ قانونی گرفت سے بچنے کے لئے المنبر نے یہ بھی شائع کر دیا۔ کہ اسلام عوام کو ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ قانون ہاتھ میں لے کر کوئی اقدام کریں۔

ہم نے اسی وقت اس کا جواب الفضل میں دے دیا تھا اور آج تک اس کا جواب دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس سلسلہ میں ہم نے حیات مسیح ثابت کرنے والے کے لئے حضرت بانی سلسلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا انعام بیس ہزار روپیہ بھی تحریر کیا تھا۔ مگر ہر طرف خموشی ہی دیکھنے میں آئی۔

آج اس چیلنج کو ۷۳ سال سے زائد گذرتے ہیں۔ مگر آج تک اس انعام کو لینے کی توفیق کسی کو نہ مل سکی۔ اور نہ ہی مل سکے گی بلکہ اس کے برعکس دنیا کے مشہور ترین علماء اور مفسرین نے وفات مسیح کا فتوےٰ دے دیا ہے۔ جن میں سے قابل ذکر الشیخ محمد عبدہ مفتی مصر۔ علامہ الشیخ رشید رضا مفتی مصر۔ الشیخ مراغی رئیس الازہر اور الشیخ محمود شلتوت ہیں۔

اب حال ہی میں نیا انگریزی ترجمہ قرآن مجید مسلم ورلڈ لیگ مکہ (رابطہ عالم اسلامی مکہ) کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں علمی اور فکری لحاظ سے بہت سے علماء اسلام نے کام کیا ہے۔ اس ترجمۃ القرآن کے ممتاز مصنف محمد اسد ہیں جو کئی علمی کتب کے مصنف بھی ہیں۔

اس ترجمہ قرآن مجید میں وفات مسیح کے متعلق مندرجہ ذیل امور کا اظہار یوں کیا گیا ہے۔

(۱) اکثر مسلمانوں نے اس عام عقیدہ کی کہ خدا نے عیسیٰ علیہ السلام کو بجسد عنصری اوپر آسمان پر اٹھا لیا قرآن میں کسی جگہ بھی کوئی سند نہیں ملتی۔

(۲) اس بارے میں مسلمانوں میں بہت سے عجیب و غریب قصے پائے جاتے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کہانی کا قرآن کریم اور مستند احادیث سے ذرہ بھر بھی ثبوت نہیں ملتا۔

(۳) آخر میں مترجم رقمطراز ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کے کلاسیکی مفسرین نے جو قصے بیان کئے ہیں وہ ہر طرح سے رد کر دینے کے لائق ہیں۔

حقیقت وفات مسیح کا مسئلہ ہی عیسائیت کے استیصال کے لئے سب سے کارگر ہتھیار ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے"۔

الغرض رابطہ عالم اسلامی مکہ کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن کریم میں وفات مسیح کا اقرار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح ہے۔

رابطہ عالم اسلامی مکہ معظمہ کی طرف سے شائع کردہ انگریزی ترجمۃ القرآن میں

عقیدہ وفاتِ مسیح کا واضح اعلان

(منقول از ہفت روزہ پیغام صلح لاہور ۲۱ اپریل ۱۹۶۵ء)

"رابطہ عالم اسلامیہ کے شائع کردہ ترجمہ میں جن آیات سے وفاتِ مسیح پر استدلال کیا گیا ہے وہ مع اصل انگریزی ترجمہ اور حواشی کے ذیل میں نقل کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو ہمارے بیان کی صحت پر شک ہو تو وہ خود انگریزی متن کو دیکھ کر موضوع زیر بحث کو صحیح طور پر سمجھ لے:۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝ (سورۃ ۵ آیت ۱۱۶-۱۱۷) ناقل

انگریزی ترجمہ:۔

Ch. V. verse 116—117.

"And Lo ! God will say [on the Judgemen Day] :; O Jesus, son of Mary ! Didst thou say unto men, "worship me and my mother as deitites besides God"?

"[Jesus] will answer : Limitless art Thou in Thy glory ! It is not conceivable that I should have said what I had no right to [say] ! Had I said this, Thou wouldst indeed have known it ! Thou knowest all that is within myself, whereas I know not what is in Thy self. Verily it is Thou alone who fully knowest all the things that are beyond the reach of human perception.

"Nothing did I tell them beyond what Thou didst bid me [to say] : "Worship God, [who is] my sustainer as well as well as your Sustainer" ; and I bore witness to what they did as long as I dwelt amongst them ; but since Thou hast caused me to die, Thou alone has bear their keeper : for Thou are witness unto everything.

اردو ترجمہ:۔

"اور دیکھو جب خدا (فیصلہ کے دن) کہے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا:۔

"خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟

"(عیسیٰ علیہ السلام) جواب دیں گے۔ خدایا تیری ذات پاک ہے۔ مجھے جس بات کے (کہنے) کا حق نہ تھا میں کیسے کہہ دیتا؟ میں نے اگر یہ کہا ہوتا تو مجھے ضرور اس کا علم ہوتا۔ میرے دل کی باتیں تجھ پر بخوبی روشن ہیں جبکہ مجھے اس کا علم نہیں جو تیرے جی میں ہے۔ بے شک صرف تو ہی غیب کا پورا علم رکھنے والا ہے"۔

"میں نے ان سے ہرگز کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا تو نے مجھے (کہنے کے لئے) حکم دیا کہ:۔

"خدا کی عبادت کرو (جو کہ) میرا رب اور تمہارا رب ہے اور میں ان کے اعمال پر گواہ تھا۔ جب تک میں ان میں رہا۔ لیکن جب سے تو نے مجھے وفات دی ہے تو صرف تو ہی ان پر نگہبان رہا۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے"۔

ان آیات میں فلما توفیتنی کا ترجمہ صاف طور پر "جب سے تو نے مجھے وفات دی ہے" کیا گیا ہے اس مقام پر مترجم نے کوئی فٹ نوٹ نہیں لکھا اس لئے کہ اس سے قبل وہ اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ ملاحظہ ہوں سورۃ النساء کی ذیل کی آیات:۔

وَقَوْلِھِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ۚ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ ؕ مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝

انگریزی ترجمہ:۔

Verse 157.158 "And their boast, Behold, we have slain the Christ Jesus, son of Mary, [who claimed be] God apostle !"

However, they did not slay him, and neither old they crucify him, but it only seemed to them [as if it had been] so ; find verily those who hold conflicting views about this matter are indeed confused, having no [real] knowledge thereof, and following mere conjecture. For of a certainty, they did not slay him ; God exalted him unto Himself** and God is indeed almighty, wise."

(Page 177)

اردو ترجمہ:۔

"اور ان کی یہ لن ترانی کہ دیکھو ہم نے مسیح ابن مریم (جو اپنے آپ کو کہتا تھا) خدا کا نبی اسے قتل کر دیا۔ (حالانکہ) انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے صلیب دی بلکہ ان کو بظاہر یہی نظر آیا (کہ ایسا ہو گیا) اور بے شک وہ لوگ جو اس بارے میں متصادم نظریات رکھتے ہیں وہی الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کے متعلق کوئی (حقیقی) علم نہیں صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور یقیناً انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنی طرف اس کا رفع کیا۔ اور بے شک خدا بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے"۔ ص۱۷۷

ان آیات کے ترجمہ کے نیچے دو حواشی ہیں ایک ولکن شبہ لھم پر اور دوسرا رفع سے متعلق ہے پہلا حاشیہ ملاحظہ ہو:۔

انگریزی حصہ تفسیر:۔

Commentary

*"Thus, the Qur'an categorically denies the story of the crucifixion of Jesus. There exist, among Muslims, many fanciful legends telling us that at the last moment God substituted for Jesus a person closely resembling him (according to some accounts, that person was Judas), who was subsequently crucified in his place. However, none of these legends finds the slightest support in the Quran or authentic traditions, and the stories produced in this connection by the classical commentators of the Quran must be summarily rejected. They represent no more than the confused attempts at "harmonizing the Qur'anic statement that Jesus was *not* crucified with the graphic description in the Gospels, of his crucifixion. The story of the crucifixion as such has been succinctly explained in the Qur'anic phrase *wa-lakin subbiha lahum*, which I render as "but it only appeared to them as if it had been so" -implying that in the course of time, long after the time of Jesus, a legend had somehow grown up (possibly under the then-powerful influence of Mithraic beliefs) to the effect that he had died on the cross in order to atone for the "original sin" with which mankind is allegeedly burdened: and this legend became so firmly established among the letter day followers of Jesus that even his enemies, the Jews,

began to believe it - albeit in a derogatory sense (for crucifixion was, in those times, a heinous form of death penalty reserved for the lowest of criminals. This to my mind is the only satisfactory explanation of the phrase *wa-lakin shubbiha lahum*, the more so as the expression *shubbiha li* is idiomatically symony mous with *khuyyila li*, "[a thing] became a fancied image to me" i.e., "in my mind" - in other words, "[it] seemed to me" (see *Qamus*, art *khayola*, as well as Lane II, 833, and IV 1500).

اُردو ترجمہ :۔

"پس قرآن کریم عیسیٰؑ کے صلیب دیئے جانے کے قصّے کو قطعی طور پر ردّ کرتا ہے۔ ہاں اس بارے میں مسلمانوں میں بہت سی بے بنیاد روایات پائی جاتی ہیں۔ جن میں مذکور ہے کہ عین آخری وقت خدا نے عیسےٰؑ کے بدلے اس سے انتہائی مشابہت رکھنے والے ایک دوسرے شخص کو بھیج دیا (بعض تفاصیل کے مطابق یہ شخص یہودا تھا)۔ جسے بالآخر عیسیٰؑ کی جگہ صلیب دے دی گئی۔ تاہم ان میں سے کسی روایت کا قرآن کریم اور مستند احادیث میں ذرّہ بھر بھی ثبوت نہیں ملتا اور اس سلسلہ قرآن کے کلاسیکی مفسرین نے جو قصّے بیان کئے ہیں۔ وہ ہر طرح سے ردّ کر دینے کے لائق ہیں۔ ....

.............................ایک طرف عیسےٰؑ کو صلیب دیئے جانے کا جو تفصیلی نقشہ اناجیل میں کھینچا گیا ہے اور دوسری طرف قرآن کا یہ بیان کہ مسیح کو صلیب پہ نہیں مارا گیا۔ درحقیقت یہ قصّے ان دو بیانات کو "ہم آہنگ" کرنے کی ابتر اور پریشان کوششوں کے علاوہ اور کسی امر کی طرف رہنمائی نہیں کرتے۔ صلیب پہ دیئے جانے کی اس حکایت کو قرآن کریم کے مختصر اور جامع جملہ ولٰکن شبہ لھم میں کس خوبی سے بیان کر دیا گیا ہے جس کا ترجمہ میں نے یوں کیا ہے :۔

"بلکہ ان کو بظاہر یہی نظر آیا کہ ایسا ہو گیا ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مرورِ زمانہ سے مسیحؑ کے زمانہ کے بہت عرصہ بعد کسی نہ کسی طرح یہ داستان تشکیل پا گئی (عین ممکن ہے کہ یہ اس وقت کے متھرائی عقائد کے غالب اثر کا نتیجہ ہو) کہ وہ اس "طبعی گناہ" کے کفارہ کے طور پر صلیب دیئے گئے۔ جس کے متعلق یہ ادعا ہے کہ اس بوجھ تلے انسانیت دبی ہوئی ہے۔ یہ روایت عیسےٰؑ کے بعد میں آنے والے پیروؤں میں اتنی شدت سے رچ گئی کہ یہودی بھی جو حضرت عیسےٰؑ کے دشمن تھے۔ اسے تسلیم کرنے لگے۔ گو تحقیر آمیز انداز ہی میں ہی (اس زمانہ میں صلیب کی موت ایک نفرت انگیز سزائے موت تھی جو سب سے نچلے درجے کے مجرموں کے لئے مقرر تھی) میرے نزدیک قرآنی الفاظ ولٰکن شبہ لھم کی صرف یہی ایک توضیح قابل قبول ہے۔ اس کا مزید ثبوت یہ ہے، کہ شُبّہ لِی کا محاورہ خیّل لِی کے مترادف ہے"۔ (یہ شئے) میرے لئے ایک خیالی تصوّر بن گئی"۔ یعنی "میرے ذہن میں" ——— دوسرے لفظوں میں "(یہ) مجھے ایسا لگا"۔

(ملاحظہ ہو قاموس۔ مضمون خیل۔ نیز۔ لغات لین جزو دوم صفحہ ۸۳۳ اور جزو چہارم صفحہ ۱۵۰۰)

دوسرا حاشیہ انگریزی تفسیر بحوالہ آیت اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ الخ حسب ذیل ہے :۔

Cf. 3 : 55, where God say to Jesus, "Verily, I shall cause thee to die, and shall exalt thee unto Me." The verb *rafa'ahu* (lit., "he raised him" "of "elevated him") has always, whenever the act of *raf'* ("elevating") of a human being is attributed to God the meaning of "honouring" or "exalting". No-where is the Qur'an is there any warrant for the popular belief of many Muslim that God has take up" Jesus bodily to heaven ; The expression that "God exalted him unto Himself" in the above verse denotes the elevation of Jesus to the realm of God's special grace - a blessing in which all prophets partake as, is evident from 19 : 57, where the verb *rafa'nahu* ("we exalted him") is used with regard to the Prophet Idris. (See also Muhammad 'Abduh in Manar III, 316 f. and VI, 20 f.) The "nay" (bal) at the beginning of the sentence is meant to stress the contrast between the belief cf the Jews that they pot Jesus to a shameful death on the cross and the fact of God's having "exalted him unto Himself".

(pp. 177-80)

اُردو ترجمہ :۔

"جہاں خدا عیسیٰؑ سے خطاب کرتا ہے۔ بے شک میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں۔ اس میں فعل رَفَعَہٗ (لغوی طور پر۔ اس نے اُسے اٹھالیا یا اس کا درجہ بلند کیا)۔ جہاں کہیں انسان کے رفع (بلندی درجات) کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو اس سے ہمیشہ بخشنا یا بلندی درجات مراد ہوتی ہے۔ اکثر مسلمانوں کے اس عام عقیدہ کی کہ خدا نے عیسےٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری آسمان پہ "اٹھا لیا" قرآن کریم میں کسی جگہ بھی کوئی سند نہیں ملتی۔ آیت بالا کا یہ بیان کہ "خدا نے اپنی طرف اس کا رفع کیا" اس بات کی علامت ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام خدا کے فضل خصوصی کے دائرہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنے اس رحمت الٰہی میں جس میں سب انبیاءؑ شریک ہیں۔ جیسا کہ سورہ ۱۹۔ آیت ۵۷ سے ظاہر ہے۔ (ورفعنٰہُ مکاناً علیّاً ناقل) جس میں فعل رفعنٰہُ (ہم نے اس کا مرتبہ بلند کیا) حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے ہوا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو۔ محمد عبدہٗ کی تفسیر المنار جلد سوم صفحہ ۳۱۶ حاشیہ اور جلد چہارم صفحہ ۲۰ حاشیہ میں) اس جملہ (بل رفعہ اللہ الیہ ناقل) کے شروع میں بلکہ (بل) کا لفظ یہود یوں کے اس عقیدہ کے مقابلہ میں کہ انہوں نے عیسےٰ علیہ السلام کو ایک شرمناک صلیبی موت دی۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ کہ خدا نے اسے اپنا قرب عطا کیا"۔ صفحہ ۱۷۷۔۱۸۸

معجزہ شق القمر کی شہادت ہندوستان میں

ایک حوالہ مطلوب ہے

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

معجزہ شق القمر کے متعلق مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے روزنامہ حریت کا ایک اقتباس الفضل میں شائع فرمایا ہے۔ مالا بار کے جس راجہ نے شق القمر کے واقعہ کی تحقیق اپنے دفتر کے ریکارڈ سے کی اس کا مفصل ذکر تاریخ فرشتہ مقالہ یازدہم میں موجود ہے۔ سرمہ چشم آریہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے تاریخ فرشتہ کا حوالہ دیا ہے۔ حضور کے ملفوظات میں بھوج سوانح ایک سنسکرت کتاب کا ذکر ہے اس میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان ہے۔ یہ حوالہ مطلوب ہے اگر کسی دوست کے علم میں ہو تو الفضل میں شائع فرما کر ممنون کریں۔ ملفوظات کا حوالہ درج ذیل ہے :۔

"قبل از عشاء۔ پنڈت نند کشور صاحب سے معجزات پہ گفتگو ہوئی۔ پنڈت صاحب نے معجزہ شق القمر کی نسبت کہا کہ بھوج سوانح ایک کتاب سنسکرت میں ہے۔ مجھ سے پنڈتوں نے بیان کیا ہے۔ کہ اس میں شق القمر کی شہادت راجہ بھوج سے ہے کہ وہ اپنے محل پہ تھا۔ کہ یکایک اس نے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے پنڈتوں کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ چاند اس طرح پھٹا۔ راجہ نے خیال کیا کہ کوئی عظیم الشان حادثہ ہوگا۔ پنڈتوں نے جواب دیا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پچھم کے دیس میں ایک مہاتما پیدا ہوا ہے۔ وہ بہت یوگی ہے اس نے اپنے یوگ بھاش سے چاند کو ایسا کر دیا ہے۔ تب راجہ نے اسے تحفہ تحائف ارسال کئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۶)

تاریخ فرشتہ نے کسی سنسکرت ماخذ سے شق القمر کا واقعہ درج کیا ہے۔ وہ ماخذ بھی دریافت طلب ہے۔ ہندو لٹریچر سے جو احباب واقف ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس باب میں تحقیقی نتائج سے قارئین الفضل کو مستفیض فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مراسلہ

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق ایک غیر از جماعت دوست کے تاثرات

احمدیوں کا جلسہ سالانہ دیکھنے کی آرزو کئی سال سے تھی۔ مگر اس خیال کو عملی جامہ پہنانے میں چند بے معنی اور بے بنیاد وساوس مانع رہے۔ امسال اپنے احمدی دوستوں کی محبت اور پرخلوص دعوت نے اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا۔ میں ۲۵ کو رات کے نو بجے اپنے دوست مکرم احمد علی صاحب جو آج کل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مدرس ہیں کے ہاں پہنچا۔ دوسرے دن صبح کھانا کھا کر اپنے ایک اور دوست کی رفاقت میں جلسہ گاہ روانہ ہوا۔ جلسہ گاہ ایک کھلے میدان میں تھا۔ جس کے چاروں طرف خوبصورت شامیانے نصب تھے۔ حاضرین جلسہ پر جو ایک نظر ڈالی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روئے زمین کی تمام خلقت یہاں جمع ہے اور آنے والوں کا ابھی تانتا بندھا تھا۔ صاحب صدر کے حکم پر ایک بزرگ نے سورہ بقرہ کی چند آخری آیتیں نہایت خشوع سے تلاوت کیں۔ بالخصوص

واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔

پڑھتے ہوئے ان کی آواز بھرا گئی اس کے بعد غالباً ذکر حبیب کا موضوع تھا جسے ایک سن رسیدہ بزرگ نے بیان فرمایا۔ اسے سن کر سامعین نے نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند کیں۔ مگر افسوس کہ وقت ختم ہو جانے کے باعث ان کو بیٹھ جانا پڑا۔ مگر سامعین کی خواہش یہی نظر آتی تھی کہ ذکرِ حبیب کی تقریر جاری رہے۔ میں غیر از جماعت ہوتے ہوئے بھی اس سے نہایت محظوظ ہوا۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے خدا کی رحمت برس رہی ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مبلغین نے جو غیر ممالک میں اسلام پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ واللہ ان کی کوششیں اور ان کا ایثار دیکھ کر زمانہ سلف کی یاد آجاتی تھی۔ کہ یہ لوگ دین محمدی کی اشاعت میں کس قدر کوشاں ہیں۔ اور ان کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعد ازاں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے تاثرات اور مشاہدات بیان فرمائے۔ سچ پوچھیے تو مجھے ان کی زندگی پر رشک آنے لگا۔ کہ مملکت پاکستان کا یہ مایہ ناز فرزند اسلام کی اشاعت میں کس قدر سرگرم عمل ہے۔ آخر میں گھانا سے آئے ہوئے دو افراد نے قرآن کریم کی چند آیتیں پڑھ کر ثابت کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے کارکن دنیا کے کناروں تک اسلام پھیلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جلسہ برخاست ہونے کے بعد مجھے مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جو ہزاروں عقیدت مندوں کے ہجوم میں نہایت خلوص سے ہر آنے والے سے ملاقات فرما رہے تھے۔

جب میں رخصت ہو کر بس میں بیٹھا تو میرا ذہن ان تمام شبہات سے پاک تھا جو لوگوں سے احمدیت کے متعلق سن رکھے تھے جماعت احمدیہ کے ان کارکنوں کو خراج تحسین پیش نہ کرنا ناانصافی ہو گی جنہوں نے اس عظیم اجتماع کے لئے ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائی تھیں۔ واقعی یہ جماعت تنظیم میں اپنی مثال آپ ہے۔ شاید یہ شعر انہی کے لئے کہا گیا ہے۔

ہم سے کچھ آبلہ پا تھک کے جہاں رک جائیں
وہ بیاباں بھی گلستاں میں بدل جاتا ہے

(فقط والسلام۔ نبی بخش ناصر بھابڑا ضلع سرگودھا)

ایک مخلص بھائی کا قابلِ قدر نمونہ

مکرم حافظ عبدالحکیم صاحب مالک فلور ملز دادو سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"میں نے وعدہ کیا تھا کہ مقدمہ جیت جانے پر مبلغ -/۳۰۰ روپے مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں دوں گا۔ مگر بعد میں خیال آیا کہ یہ شرط ٹھیک نہیں۔ لہٰذا پہلی قسط مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بھیج رہا ہوں۔ بقیہ دوصد بھی جلد بھیج دوں گا۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ محترم حافظ صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں مقدمہ میں فتح یابی عطا فرمائے۔ نیز حافظ صاحب خود بعارضہ قلب و ہائی بلڈ پریشر و ذیابیطس سخت بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف لکھا کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کراچی ۶ مئی۔ بھارت کا ایک جنگی جہاز کل صبح کراچی سے ۶۵ میل دور پاکستان کے ایک بحری تربیتی مرکز کے قریب نقل و حرکت کرتے دیکھا گیا ہے اس کی نقل و حرکت کا سراغ پاکستان کے بحری بیڑے کے جہازوں نے لگایا تھا جو ان دنوں پاکستان کی سمندری حدود میں غیر ملکی مداخلت کی کڑی نگرانی کر رہے ہیں۔

وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بھارت کے جہاز کی اس نقل و حرکت انتہائی اشتعال انگیز کارروائی قرار دیا ہے۔

● نئی دہلی ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ نے بھارت واپس آنے سے قبل مرزا افضل بیگ اور بیگم عبداللہ کو بھارت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ یہ بات معلوم کی جا سکے کہ بھارتی حکومت شیخ عبداللہ کے خلاف کیا اقدام کرنا چاہتی ہے بیگم عبداللہ اور مرزا افضل بیگ آئندہ ہفتے بمبئی روانہ ہو جائیں گے اور شیخ عبداللہ حرفی الحال کچھ روز مدینہ منورہ میں قیام کرنا چاہتے ہیں جون کے پہلے ہفتہ میں بذریعہ بحری جہاز بھارت روانہ ہوں گے۔

● کراچی ۶ مئی۔ صدر ایوب خان نے برطانیہ کا سرکاری دورہ کرنے کے لئے ملکہ الزبتھ کی دعوت قبول کر لی ہے کل سہ پہر کراچی اور لندن سے یہ اعلان جاری کیا گیا ہے کہ صدر ایوب ۱۹ اکتوبر کو برطانیہ کے سرکاری دورے پر لندن پہنچیں گے صدر ایوب دس روز تک برطانیہ میں قیام کریں گے۔

● چندی گڑھ ۶ مئی۔ حکومت پنجاب نے ایک سکیم تیار کی ہے جس کے تحت ہوم گارڈز اور دوسری شہری دفاع کی تنظیموں کے لئے نئے رنگروٹ بھرتی کئے جائیں گے اور انہیں باقاعدہ دفاعی تربیت دی جائے گی اس سکیم کو ایک اجلاس میں منظور کیا گیا ہے۔ جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر رام کشن وزیر داخلہ گوردیال سنگھ۔ انسپکٹر جنرل مسٹر دربارا سنگھ نے اس اجلاس کے بعد بتلایا کہ ہوم گارڈز کی نئی بھرتی اور تربیت کی سکیم کے پہلے مرحلہ میں تین سرحدی اضلاع کے ہر صحت مند بھارتی شہری کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی تربیت دی جائے گی۔ تربیت پانے والے ہوم گارڈز کے الاؤنس میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے دوسرے مرحلہ میں باقی اضلاع میں رضا کاروں کو شہری دفاع کی تربیت دی جائے گی وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر رام کشن نے بتایا کہ اس سکیم کا مقصد سرحدی اضلاع میں ہوم گارڈز کو مضبوط بنانا ہے دریں اثناء وزیر اعلیٰ نے صوبے کی دفاعی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ جس میں کونسل کے ارکان کے علاوہ مہاراجہ پٹیالہ، بریگیڈیئر تھاپر جنرل تھاپر، کڈرچ۔ جنرل پی ایس گیانی۔ جنرل کلونت سنگھ اور جنرل گوربخش سنگھ بھی حصہ لیں گے۔

● عمان ۶ مئی۔ اردن کے وزیر خزانہ نے ایوان نمائندگان میں آئندہ مالی سال کے خسارے کا بجٹ پیش کر دیا ہے اس میں اخراجات کا تخمینہ ۵۸۵۲۲۱۱۳ دینار اور آمدنی کا تخمینہ ۵۶۰۲۲۱۱۳ دینار رکھا گیا ہے اس موقع پر اردن کے وزیر خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت قومی آمدنی بڑھانا چاہتی ہے ملک کے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے گا عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے گا۔ اور آہستہ آہستہ بیرونی امداد پر انحصار کرنے کی بجائے ملکی وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔

● سائیگون ۶ مئی۔ امریکی ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے نوے بمبار طیاروں نے جنوبی ویت نام میں ویت کانگ گوریلوں کی پناہ گاہوں پر دس مرتبہ بمباری کی۔ ان حملوں میں طیاروں نے ایک اندازے کے مطابق سو ٹن وزنی بم پھینکے۔

● ٹکسن ۶ مئی۔ سلواڈور میں امریکہ کے سفیر نے یہاں ایک بیان میں بتایا ہے کہ کل کے زلزلہ میں کم از کم ایک سو افراد ہلاک ہوئے۔

● واشنگٹن ۶ مئی صدر جانسن نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے جنوبی ویت نام کو فوجی امداد فراہم کرنے کے لئے ۷ کروڑ ڈالر کی رقم کانگرس سے طلب کی ہے اس رقم کا کچھ حصہ جمہوریہ ڈومینیکن میں بھی صرف کیا جائے گا۔

● رنگون ۶ مئی۔ برما میں بدھ مذہب کے رہنماؤں اور سیاسی لیڈروں کی گرفتاریاں جاری ہیں سرکاری ذرائع کے مطابق کل مزید بدھ سربراہ کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اب تک ۱۲۹ منگ نین اور ۴۸ سیاسی کارکن گرفتار ہوئے ہیں ان پر الزام ہے کہ انھوں نے عوام کو حکومت کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی تھی۔

● روم ۶ مئی۔ گزشتہ روز یہاں کمپوباسو کے یتیم خانے کے ۸۰ بچے زہریلی خوراک کھانے سے بیمار ہو گئے انہیں فوری طور پر مختلف ہسپتالوں میں داخل کر دیا گیا ہے یتیم خانے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایک بچہ فوت ہو گیا ہے لیکن دوسرے بچوں کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

● نیویارک ۶ مئی۔ اقوام متحدہ میں بھارتی مندوب مسٹر چکرورتی نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک تازہ مراسلے میں پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ طاقت کے زور سے اپنی سرحدوں میں توسیع کرنا چاہتا ہے۔ بھارتی مندوب نے یہ مراسلہ رن کچھ کی صورت حال کے بارے میں پاکستان کے مراسلے کے جواب میں بھیجا ہے۔

بھارتی مندوب نے دعویٰ کیا ہے کہ برطانوی نقشوں کے مطابق جو قیام پاکستان سے قبل شائع ہوئے تھے رن کچھ کا پورا علاقہ بھارت کے حصہ میں آتا ہے

● لندن ۶ مئی۔ برطانیہ میں کیوبا کے قونصل جنرل پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے۔ لندن میں کیوبا کے قونصل خانے کے ایک ترجمان نے گزشتہ روز اس خبر کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مسٹر جیولیو کسٹیلو ایک ہفتہ سے لاپتہ ہیں۔

ضرورت ہے

ایک اچھے تعلیم یافتہ اور کم از کم پانچ سالہ تجربہ کار ٹوڈنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے جو مصنوعات شائنو کو فروغ دے سکے۔ درخواستیں امیر ضلع کی سفارش کے ہمراہ آنی چاہئیں

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

ضرورت

میونسپل کمیٹی چنیوٹ کو ایک کوالیفائڈ اور تجربہ کار اکونٹنٹ کی ضرورت ہے گریڈ ۲۵۰-۱۰-۱۲۰/۶-۹۰ میں تنخواہ مبلغ -/۱۲۰ روپے شروع ہوگی۔ خواہش مند اشخاص اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد بنام چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ مورخہ ۲۰-۵-۶۵ تک ارسال کریں۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

موسم سرما کے ٹائم ٹیبل (لاہور ڈویژن) کے لئے جو یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء سے نافذ العمل ہوگا۔ گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلیوں سے متعلق تجاویز مطلوب ہیں۔ عوام براہ مہربانی ایسی تجاویز ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے نام سے ۱۵ مئی ۱۹۶۵ء تک ارسال کر دیں،

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو آر۔ لاہور

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ ثریا سعید صاحبہ کا نکاح مورخہ ۲۴-۳-۶۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر ہمراہ چوہدری محمد ایاز خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل سیالکوٹ۔ پسر چوہدری سردار خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر ڈسپلائی آف مراڑا تحصیل نارووال سے مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں پڑھا۔

قارئین الفضل سے اس رشتہ کے جانبین نیز سلسلہ کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اقبال بیگم اہلیہ مکرم بابو ابو سعید صاحب پسرور)

جماعت کے دوست خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں

خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت کا نہیں بلکہ عزت کا موجب ہے

دنیا میں کوئی پیشہ ذلیل نہیں ہے۔ لیکن انسانوں نے پیشوں کو ذلت اور عزت کا معیار بنا لیا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ ان امتیازات کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں خواہ وہ کسی بھی ذات پیشہ یا علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کا ایمان اور اخلاص وجہ تفاخر ہو تو ہو کوئی پیشہ انہیں ذلیل یا عزیز نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مطالبات میں ہاتھ سے کام کرنے کو بھی رکھا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"سولہواں مطالبہ یہ ہے کہ جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے۔ ذلت کے معنے تو یہ ہوئے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض کام ذلت کا موجب ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہمارا کیا حق ہے کہ اپنے کسی بھائی سے کہیں کہ وہ فلاں کام کرے جسے ہم کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے"

(خطبہ جمعہ ۳۰ رنومبر ۱۹۳۴ء)

والدین کو اپنے بچوں میں یہ عادت پیدا کرنے کی خاص ضرورت ہے انہیں چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور خود ان کے سامنے نمونہ پیش کریں تا لوگوں میں جو جھوٹی عزت کا خیال راسخ ہو چکا ہے وہ ختم ہو اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کا رجحان ترقی کرے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے اب تم جوان ہو جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بے شک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہاتھ سے کام نہ کرنا ایک ایسی لعنت ہے جو قوم و ملک کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے امیروں میں اس کا پیدا ہونا شائد کسی حد تک قابل معافی متصور کیا جائے لیکن جب یہ عادت غرباء میں پہنچ جائے تو پھر قوم کی تباہی میں کوئی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:-

"ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں میں اپنی اولاد کو بھی مستثنےٰ نہیں کر سکتا وہ بھی سب اس بات پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کے لئے اپنی جانیں دیں تبلیغ کے لئے غیر ملکوں میں نکل جائیں لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا نہیں وہ بھر معلوم ہو گا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۸ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید ۸ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے" (خطبہ جمعہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

تحریک جدید میں سادہ زندگی کا مطالبہ اپنے ہمراہ جو ذیلی مطالبات رکھتا ہے ان میں سب سے اہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے ہمارے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کریں۔ یا یوں کہیئے کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پہلے نمبر پر آئے گی اور زندگی میں سادگی اس کے نتیجے کے طور پر پیدا ہو گی۔ ملک و قوم کو اس وقت ہمارے جھوٹے وقار اور نام و نمود کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے اس وقت اپنے ہاتھ سے کام کرنے والے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنے ہاتھوں سے اپنے ملک کی بنیاد رکھ سکیں اور پھر اس پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر سکیں۔

مغربی ممالک نے طاقت کا استعمال جاری رکھا تو جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم پھیل جائیگا

ایشیائی ممالک کے عوام اپنے معاملات میں یورپی مداخلت برداشت نہیں کریں گے

لندن، ۸ مئی۔ سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں پاکستان اور بھارت کے تنازعات اور خاص طور پر رن کچھ میں لڑائی سے پیدا شدہ صورت حال پر بھی غور کیا گیا۔ وزارتی کونسل کا اجلاس کل رات لندن میں ختم ہو گیا۔ اجلاس کے بعد سیٹو کے سیکرٹری جنرل مسٹر کونتھی نے اس بات کی تصدیق کی کہ پاکستانی وفد کے قائد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے رن کچھ کے علاقے میں بھارتی جارحیت کا سوال بھی کونسل کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے کونسل کو اس سلسلے میں پاکستان کے موقف اور دیگر تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مسٹر کونتھی نے کہا کہ پاکستان نے بھارت کے خلاف امداد کی کوئی درخواست نہیں کی۔

کونسل کے اجلاس میں جو مسائل زیر بحث آئے ان پر اجلاس کے شرکاء کے نقطہ نظر کے بارے میں اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں پاکستانی وفد کے ترجمان نے کہا یہ بات تو ظاہر ہے کہ اجلاس میں اختلافات موجود تھے اگر اختلافات نہ ہوتے تو پاکستان مشترکہ اعلامیہ میں ویٹ نام اور ملائیشیا کے سوال پر اپنی طرف سے دو اختلافی پیراگراف شامل نہ کراتا۔

مسٹر بھٹو نے بڑی طاقتوں کو خبردار کیا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے عوام اپنے سیاسی مسائل میں غیر ملکی مداخلت کو قبول کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ اور ایسی صورت میں وہ جنگ کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس نوعیت کی صورت حال سے ان ملکوں کے کمیونسٹ ہو جانے کا حقیقی خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس علاقے کے تنازعات کو باہمی بات چیت کے ذریعہ طے کیا جائے

مسٹر بھٹو نے وزارتی کونسل کے اجلاس کو ایشیائی ممالک اور روس کے لیڈروں کے ساتھ صدر ایوب کے مذاکرات سے بھی آگاہ کیا اور بتایا کہ ان ممالک کے لیڈروں اور عوام میں جنوب مشرقی ایشیا کے تنازعات کے بارے میں کیا احساسات پائے جاتے ہیں صدر ایوب کے ان تمام مذاکرات کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑی طاقتوں کو جنوب مشرقی ایشیا کے عوام کے جذبات کو سمجھنے اور ان کے مسائل پر ہمدردانہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی طریق اختیار کیا جائے گا وہ لازمی طور پر اس علاقے کے لئے کمیونسٹ ہو جانے کا امکان پیدا کرے گا۔

آٹے اور گھی کی گرانی دور کرنے کے لئے سرکاری کارخانے لگائے جائیں گے

حکومت چینی اور کپڑے کی قیمتیں بھی کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

لاہور، ۸ مئی۔ مغربی پاکستان میں آٹے اور گھی کے نرخوں کو اعتدال پر لانے کی غرض سے حکومت بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اور محکمۂ امداد باہمی کی طرف سے صوبے کے بڑے شہروں میں فلور ملز اور بناسپتی گھی کے کارخانے لگا دیئے جائیں گے۔ اس امر کا انکشاف صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے کل شام ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ صدر ایوب کھانے پینے کی اشیاء کو سستا کرنے کے سلسلے میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں اسی طرح چینی اور کپڑے کی قیمتیں بھی کم کی جائیں گی۔ ملک امیر محمد خان نے گرانی کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صوبائی حکومت نے ضروری اشیائے صرف کے نرخوں کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح کی جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی چند سفارشات موصول ہو گئی ہیں اور ان پر غور کیا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا محکمہ زراعت کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ بڑے شہروں کے آس پاس سبزیوں کے فارم قائم کئے جائیں۔